محدثِ جلیل علامہ محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

اور خدمتِ حدیث

(تیسری اور آخری قسط)

مولانا عبداللہ سُورتی

’’عوارف المنن‘‘ مقدمة ’’معارف السنن‘‘

حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے ’’معارف السنن‘‘ کا ایک مفصل مقدمہ لکھنے کا ارادہ فرمایا تھا، مگر اس کی ایک جلد کتابی شکل میں طبع ہوسکی، اس مقدمہ کا دوتہائی حصہ مکمل ہو چکا تھا، مگر افسوس کہ بقیہ کام ادھورا ہی رہ گیا، وللّٰہ الأمر من قبل ومن بعد۔ (۱)

’’معارف السنن‘‘ شرح ’’جامع الترمذی‘‘

یہ کتاب حضرت علامہ بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک عظیم کارنامہ شمار ہوتی ہے، طلبۂ حدیث شریف اور اہلِ علم کے لیے نادر تحفہ ہے۔ اس کتاب کے بارے میں ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر حفظہ اللہ تعالیٰ نے بہت جامع تبصرہ فرمایا ہے۔ موصوف ’’معارف السنن‘‘ کے مقدمہ میں رقم طراز ہیں:

’’انه أوسع شرح لمذاهب الأئمة المتبوعين من مصادرها الموثوقة وبيان تعامل الأمة وأوثق مصدر لأدلة الإمام أبي حنيفة رحمه اللّٰه في الخلافيات بين الأئمة وأكمل شرح لجامع الترمذي من جهة استيفاء المباحث حديثًا وفقهًا وأصولاً وما إلٰى ذلك من مهمات علمية وأحسن شرح لحل المشكلات وتوضيح المغلقات بعبارات أدبية وأسلوب رائع وأجمل شرح لأقوال إمام العصر مسند الوقت الشيخ محمد أنور شاه الكشميري رحمه اللّٰه في شرح الحديث في أماليه ومؤلفاته ومذكراته المخطوطة ورسائله المطبوعة وأشمل كتاب يحتوي علي فوائد من شتى العلوم ونفائس الأبحاث روايةً ودرايةً، فقهًا وحديثًا، عربيةً وبلاغةً وأبدع تأليف جمع بين جمال التعبير وحسن الترتيب ومتانة البحث ورزانة البيان واستقصاء كل باب من غرر النقول لأولي الألباب وصلى اللّٰه علٰى سيدنا محمد وآله وأصحابه وسلم‘‘۔

(۱) ’’عوارف المنن‘‘ کے دستیاب مسودے پر بھی کام جاری ہے، ان شاء اللہ! جلد ہی منظرِ عام پر آ جائے گا۔ (ادارہ)

محدثِ جلیل علامہ محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

اور خدمتِ حدیث

(تیسری اور آخری قسط)

مولانا عبداللہ سُورتی

''عوارف المنن'' مقدمة ''معارف السنن''

حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے ''معارف السنن'' کا ایک مفصل مقدمہ لکھنے کا ارادہ فرمایا تھا، مگر اس کی ایک جلد کتابی شکل میں طبع ہوسکی، اس مقدمہ کا دوتہائی حصہ مکمل ہو چکا تھا، مگر افسوس کہ بقیہ کام ادھورا ہی رہ گیا، وللّٰہ الأمر من قبل ومن بعد۔ (۱)

''معارف السنن'' شرح ''جامع الترمذی''

یہ کتاب حضرت علامہ بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک عظیم کارنامہ شمار ہوتی ہے، طلبۂ حدیث شریف اور اہلِ علم کے لیے نادر تحفہ ہے۔ اس کتاب کے بارے میں ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر حفظہ اللہ تعالیٰ نے بہت جامع تبصرہ فرمایا ہے۔ موصوف ''معارف السنن'' کے مقدمہ میں رقم طراز ہیں:

''انه أوسع شرح لمذاهب الأئمة المتبوعين من مصادرها الموثوقة وبيان تعامل الأمة وأوثق مصدر لأدلة الإمام أبي حنيفة رحمه الله في الخلافيات بين الأئمة وأكمل شرح لجامع الترمذی من جهة استيفاء المباحث حديثًا وفقهًا وأصولاً وما إلٰی ذلک من مهمات علمية وأحسن شرح لحل المشكلات وتوضيح المغلقات بعبارات أدبية وأسلوب رائع وأجمل شرح لأقوال إمام العصر مسند الوقت الشيخ محمد أنور شاه الكشميری رحمه اللّٰه فی شرح الحديث فی أماليه ومؤلفاته ومذكراته المخطوطة ورسائله المطبوعة وأشمل كتاب يحتوی علی فوائد من شتی العلوم ونفائس الأبحاث روايةً ودرايةً، فقهًا وحديثًا، عربيةً وبلاغةً وأبدع تأليف جمع بين جمال التعبير وحسن الترتيب ومتانة البحث ورزانة البيان واستقصاء كل باب من غرر النقول لأولی الألباب وصلی اللّٰه علٰی سيدنا محمد وآله وأصحابه وسلم''۔

---

(۱) ''عوارف المنن'' کے دستیاب مسودے پر بھی کام جاری ہے، ان شاء اللہ! جلد ہی منظر عام پر آجائے گا۔ (ادارہ)

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ فرماتے ہیں کہ:

''شیخ بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں جامع ترمذی کی شرح ''معارف السنن'' ساڑھے تین ہزار صفحات پر مشتمل ہے، چھ ضخیم جلدوں میں نہایت اہم تصنیف ہے۔''

شیخ جامعہ از ہر فضیلۃ الاستاذ شیخ عبدالحلیم محمود رحمۃ اللہ علیہ کی رائے ملاحظہ فرمائیں، فرماتے ہیں:

''ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ کی شروح حدیث پر ''معارف السنن'' کی اعلیٰ توجیہات، بے مثال طرزِ استدلال اور ادب ومعانی نے سبقت حاصل کر لی ہے۔''

مولانا سلیم اللہ خان صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:

''ابتدائی دو جلدوں کے مطالعہ سے اس شرح کی جو خصوصیات ہمارے سامنے آئیں، وہ بالاختصار پیش خدمت ہیں:

۱:...... علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی قیمتی آرا اور سنہری تحقیقات کو بڑی شرح وبسط کے ساتھ حسین پیرایہ میں پیش کیا گیا ہے۔

۲:...... ''العرف الشذی'' کے مبہم یا موہم مقامات کا تشفی بخش حل پیش کرتے ہوئے امام الحدیث علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے نقطۂ نظر کی عمدہ تشریحات کی گئی ہیں۔

۳:...... حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ، علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کی طرف سے احناف پر کیے گئے اعتراضات کا نہایت ہی خوش اسلوبی سے ازالہ کیا گیا ہے۔

۴:...... اسنادی مباحث میں معرکۃ الآرا موضوعات پر انتہائی متانت اور سنجیدگی کے ساتھ گفتگو کی گئی ہے اور اختلاف کی صورت میں قول فیصل بھی ذکر کر دیا گیا ہے۔

۵:...... فقہی اور اسنادی تحقیقات کے علاوہ بعض نحوی، لغوی، کلامی اور اصولی مسائل پر نفیس اور عمدہ تحقیقات اور قیمتی فوائد اس شرح کی زینت ہیں۔

۶:...... متقدمین مثل امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کی طرح متاخرین مثل شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ ومولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ نیموی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقات وآرا کو اس شرح میں مولانا مرحوم بہت اہتمام کے ساتھ درج کرتے ہیں۔

۷:...... بعض حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین وائمہ فقہ وحدیث رحمہم اللہ کے احوال اس شرح میں اس قدر بسط وتفصیل کے ساتھ آ گئے ہیں کہ یکجا کسی دوسرے مقام پر اتنی تفصیل کے ساتھ ملنا دشوار ہے۔

۸:...... خاص خاص مسائل پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں، ان کا بہت اچھا تعارف کرایا ہے، جس کو دیکھ کر قاری میں ان کتابوں کے مطالعہ کا شوق کروٹیں لیتا ہے۔

۹:......نقل مذاہب میں یہ احتیاط برتی گئی کہ اصل مأخذ سے ہی ان کو لیا گیا ہے، مثلاً شوافع کا مذہب کتب شوافع کی مراجعت کے بعد درج کیا گیا ہے، اسی طرح یہی احتیاط حنابلہ اور مالکیہ کے مذاہب نقل کرتے وقت کی گئی ہے۔ اس سے یہ فائدہ ہوا کہ ''تسامح فی النقل'' کی وہ خامی جو دوسرے مذاہب نقل کرتے وقت بالعموم پیش آ جاتی ہے، اس سے یہ شرح محفوظ ہے۔

۱۰:......احناف کے اقوال نقل کرتے وقت عموماً متقدمین کی کتابوں پر اعتماد کیا گیا ہے، نیز احناف میں صرف ان حضرات کی تحقیقات کو نقل کیا گیا ہے جن کا مرتبہ حدیث میں مسلم ہے، جیسے طحاویؒ، عینیؒ اور صاحب بدائعؒ وغیرہ، تلک عشرۃ کاملۃ۔ (خصوصی نمبر، ص:۳۹۴-۳۹۵)

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ تلمیذ شیخ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے ندوۃ العلماء میں ترمذی شریف کا درس دیا ہے، تحریر فرماتے ہیں:

''معارف السنن'' کے مطالعہ سے مولانا بنوری مرحوم کی علمی خصوصیات اور خاص کر فن حدیث میں ان کے رسوخ و تبحر اور وسعتِ مطالعہ کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ حضرت الاستاذ الامام الکشمیری قدس سرہٗ کی خاص تحقیقات سے واقفیت کا سب سے زیادہ مستند ذریعہ بھی اس عاجز کے نزدیک ''معارف السنن'' ہی ہے''۔ (خصوصی نمبر، ص:۶۸۰)

خود علامہ بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے ''معارف السنن'' کے بارے میں تحریر فرمایا ہے:

''فهذه هي ''معارف السنن'' وما أدراك ماهي ''معارف السنن''؟ شرحٌ لِأنفاسِ إمامِ العصر المحدث الكبير الكشميريؒ في درس ''جامع الترمذي'' وتوضيحٌ لأماليه وجمعُ دُررِهِ المبعثرة في مذكراته وتآليفه بتعبير قاسيت فيه العناءَ وترتيب طال لأجله الرقاد واستيفاء لكل موضوع من غرر النقول عثرت عليها بعد بحث طويل الخ''۔ (خصوصی نمبر، ص:۲۰۴)

حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہٗ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو اس دور میں علمی و دینی خدمات کے لیے نہ صرف چن لیا تھا، بلکہ ان کے کاموں میں غیر معمولی برکت عطا فرمائی تھی، ان کے علم و فضل کا سب سے بڑا شاہکار جامع ترمذی کی شرح ''معارف السنن'' ہے جو تقریباً تین ہزار صفحات پر مشتمل ہے اور چھ جلدوں میں شائع ہو چکی ہے، چونکہ پچھلے سات سال سے دار العلوم کراچی میں جامع ترمذی کا درس احقر کے سپرد ہے، اس لیے بفضلہٖ تعالیٰ مولانا کی اس کتاب کے مطالعہ کا خوب موقع ملا اور اگر میں کہوں تو شاید مبالغہ نہ ہوگا کہ احقر کو اس کتاب کا ایک ایک صفحہ پڑھنے کا شرف حاصل ہوا ہے، لہٰذا میں بلا خوفِ تردید یہ کہہ سکتا ہوں کہ اگر حضرت

علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے محدثانہ مذاق کی جھلک کسی کتاب میں دیکھی جاسکتی ہے تو وہ ''معارف السنن'' ہے، افسوس ہے کہ علم وفضل کا یہ خزانہ تشنۂ تکمیل رہ گیا اور ''کتاب الحج'' کے بعد اس کی تصنیف آگے نہ بڑھ سکی الخ۔'' (خصوصی نمبر،ص:۶۹۱)

حنفیت اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ:

ہم نے لکھا ہے کہ مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کے ذریعہ حنفیت کی بے بہا خدمت کی ہے اور مسائل خلافیہ میں حنفیہ کے موقف کو روایت ودرایت کی پوری قوت سے ثابت کیا ہے۔ اس سلسلہ میں چند نمونے پیش ہیں:

۱:......مسئلۂ تیمم: معرکۃ الآرا مسئلہ ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور جمہور محدثین ایک طرف ہیں، امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ دوسری جانب۔ احادیث صحاح جمہور محدثین کی مؤید ہیں، احادیثِ حسان اور قیاس فقہا کے ساتھ ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ بھی احادیثِ صحاح سے متاثر ہیں اور تقریباً امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ساتھ چھوڑ رہے ہیں۔ مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ سب سے پہلے حافظؒ پر شدید تعقبات کرتے ہیں اور ان کے کلام کا فاضلانہ رد کرتے ہیں اور فقہا کے مسلک کو روایت ودرایت سے ثابت کرتے ہیں اور حدیثِ عمار بن یاسرؓ جو بقول محدثین ''أصح ما فی الباب'' ہے، اس میں اضطراب ثابت کرکے دوسری روایت کو ترجیح دیتے ہیں۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے دو واقعے ہیں، اس کی فاضلانہ تحلیل کرتے ہیں اور مسئلہ منقح ہوجاتا ہے اور فقہائے کبار کا مسلک روزِ روشن کی طرح واضح ہوجاتا ہے۔ (مسئلہ تیمم معارف السنن، ج:۱،ص:۲۳۹)

۲:......مسئلہ آخر وقت ظہر: یہ مسئلہ بھی معرکۃ الآرا ہے۔ حدیث جبرئیلؑ بظاہر حجازیین کی مؤید ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس مسئلہ میں مختلف روایات ہیں، ان میں جمع وتطبیق اور مسلک امام کی ترجیح اور اپنے شیخ کی تحقیق کی روشنی میں فاضلانہ بحث اس کتاب کی خصائص میں سے ہے۔

۳:......مسئلۂ تأمین: مشہور مسئلہ ہے، سفیانؒ وشعبہؒ کی روایتوں کا اختلاف، طریق شعبہ پر محدثین کے اعتراضات اور اس کے مسکت جوابات اور ترجیح روایت شعبہ پر دونوں روایتوں کو جمع، ''تذئیل'' کے عنوان سے اپنے شیخ کے کلام کی شرح وتلخیص، جہر للتعلیم کے نظائر، مد اور خفض کو جمع کرنا قابل ملاحظہ ہے۔'' (معارف السنن، ج:۲،ص:۴۰۰، بحوالہ خصوصی نمبر،ص:۱۶۱)

حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا درسِ بخاری شریف

حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً پچاس برس حدیث پاک کا درس دیا ہے، خاص طور پر امام محمد بن

اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کی الجامع الصحیح، امام محمد ابوعیسیٰ الترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی سنن اور ابوداؤد شریف اکثر درس میں رہیں۔ حضرتؒ کے ایک امریکی نومسلم تلمیذ رشید جو انگریزی کے ادیب تھے، ساتھ ساتھ عربی زبان میں بہت عمدہ گفتگو کرتے تھے، شیخ الازہر نیوٹاؤن تشریف لائے تو ان کی عربی تقریر سن کر مبہوت رہ گئے، ان کا نام نامی ''محمد یوسف طلال'' ہے، فرماتے ہیں:

''حضرت مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الجامع الصحیح'' سے بے حد محبت اور عقیدت تھی۔ چالیس سال سے زیادہ اس کتاب کا درس دیتے رہے، متناً وسنداً، درایۃً وروایۃً، ذوقاً ووجداناً اس کتاب کے علمی نکات، حقائق ودقائق اور غوامض ومشکلات کی جامع ترین تشریح وتوضیح نہایت دلبستگی کے ساتھ کرتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے مولانا مرحوم سے کہا کہ ''أری البخاری ینعشکم'' (کہ میرے خیال میں بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب آپ کے لیے فرحت افزا ہے) انہوں نے بہت خوش ہوکر فرمایا: ''نعم، نعم، ھو ینعشنی'' (ہاں! ہاں! میرے لیے فرحت بخش ضرور ہے) ان کا کمال تھا کہ اُن کے طرزِ تدریس سے ایک قدیم ترین اسلامی کتاب بالکل تر وتازہ ہوکر طلبہ کی آنکھوں کے سامنے زندہ ہو جاتی تھی، فرمایا کرتے تھے کہ میں اس لیے بخاری شریف پڑھاتا ہوں کہ اس میں نہ صرف اوراق ہیں، بلکہ اس میں دین ہے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے انفاسِ قدسیہ ہیں، ہدایت واصلاح کا پورا سامان ہے''۔ (خصوصی نمبر، ص:۳۹۹)

علم حدیث میں وسعتِ معلومات

حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو علم حدیث میں جو بلند مقام حاصل ہوا اور جو گہرائی آپ کے درس وتالیفات میں پائی جاتی ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ آپ نے کتب حدیث کے بہت بڑے ذخیرہ کو اپنے مطالعہ میں رکھا تھا، مولانا محمد طاسین صاحبؒ (مجلس علمی کراچی) تحریر فرماتے ہیں کہ:

''علوم حدیث سے تعلق رکھنے والی جو کتابیں مولانا کے مطالعہ میں آئیں، ان میں سے بعض یہ ہیں:

مقدمة علوم الحديث المعروف بمقدمة ابن صلاحؒ، التقييد والإيضاح للعراقيؒ، فتح المغيث بشرح ألفية الحديث للعراقيؒ، فتح المغيث بشرح ألفية الحديث للسخاويؒ، الكفاية في علم الرواية للخطيبؒ، معرفة علوم الحديث للحاكمؒ، تدريب الراوي للسيوطيؒ، نزهة النظر شرح نخبة الفكر لابن حجر العسقلانيؒ، ظفر الأماني في شرح مختصر الجرجانيؒ لعبد الحي اللكنويؒ، كوثر النبي مع مناظرة الجلي لفرهارويؒ، الباحث الحثيث لابن كثيرؒ، مفتاح السنة للخوليؒ، توجيه النظر إلى أصول علم الأثر للجزائريؒ، شروط الأئمة الخمسة للحازميؒ،

مقدمة فتح الملهم للعثمانیؒ، مقدمة إعلاء السنن للتھانویؒ، بلغة الغریب فی مصطلح آثار الحبیب للزبیدیؒ، الرسالة المستطرفة للکتانیؒ، بستان المحدثین اور عجالہ نافعہ للشاہ عبد العزیز الدھلویؒ، السنة ومکانتھا فی التشریع الإسلامی للسباعیؒ، السنة قبل التدوین لعجاج الخطیبؒ، أضواء علی السنة المحمدیة لأبی ریةؒ، تدوین حدیث لمناظر احسن گیلانیؒ، ابن ماجہؒ اور علم حدیث لعبد الرشید نعمانیؒ وغیرہ۔

جہاں تک متونِ حدیث سے تعلق رکھنے والی کتابوں کا تعلق ہے، ان میں جو درسی کتابیں ہیں، جیسے: صحاحِ ستہ، موطأ مالکؒ، مشکوٰۃ المصابیح، معانی الآثار للطحاویؒ، یہ کتابیں چونکہ مولانا نے درس میں پڑھائی ہیں، لہٰذا ان میں سے ہر کتاب اس کے شروح وحواشی کے ساتھ بار بار مولانا کی نظر سے گزری۔ ''صحیح البخاری'' کی شروح میں سے ''فتح الباری'' اور ''عمدة القاری'' تو ہر سال آپ کے مطالعہ میں رہیں۔ ان کے علاوہ حدیث شریف کی جو کتابیں آپ نے مطالعہ فرمائیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

جامع الأسانید للإمام أبی حنیفةؒ، کتاب الآثار للإمام محمد بن حسن الشیبانیؒ، کتاب الآثار للإمام أبی یوسفؒ، المؤطا للإمام محمد الشیبانیؒ، سنن الشافعیؒ، مسند أحمد بن حنبلؒ، الفتح الربانی للساعاتیؒ، کتاب السنة لعبد اللّٰہ أحمدؒ، مسند الربیع بن حبیبؒ، مسند أبی داؤد الطیالسیؒ، المصنف لعبد الرزاقؒ، المسند للحمیدیؒ، المصنف لابن أبی شیبةؒ، سنن سعید بن منصورؒ، سنن الدارمیؒ، المنتقی من السنن المسندة عن المصطفی لأبی جارودؒ، مسند أبی عوانةؒ، مشکل الآثار للطحاویؒ، المعجم الصغیر للطبرانیؒ، سنن الدار قطنیؒ، صحیح ابن خزیمةؒ، المستدرک للحاکمؒ، السنن الکبریٰ للبیھقیؒ، الجوھر النقی فی الرد علی البیھقیؒ للترکمانیؒ، الاعتبار فی بیان الناسخ والمنسوخ من الأخبار للحازمیؒ، مشارق الأنوار للصغانیؒ، الترغیب والترھیب للمنذریؒ، ریاض الصالحین للنوویؒ، کتاب الأسماء والصفات للبیھقیؒ، شرح السنة للبغویؒ، المحرر فی الحدیث لابن قدامةؒ، عمدة الأحکام من کلام خیر الأنام لعبد الغنی المقدسیؒ، إحکام الأحکام شرح عمدة الأحکام لابن دقیق العیدؒ، المحلی لابن حزمؒ، نصب الرأیة فی تخریج أحادیث الھدایة، جامع العلوم والحکم لابن رجبؒ، طرح التثریب فی شرح التقریب للعراقیؒ، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للھیثمیؒ، التلخیص الحبیر فی تخریج أحادیث الرافعی الکبیرؒ لابن حجرؒ، الدرایة فی تخریج أحادیث الھدایة لابن حجرؒ، بلوغ المرام من أدلة الأحکام لابن حجرؒ، الجامع الصغیر للسیوطیؒ، فیض القدیر شرح الجامع الصغیر للمناویؒ، تیسیر

الوصول إلی جامع الأصول لابن الديبعؒ، جامع الأصول لأحاديث الرسول لابن الأثير الجزریؒ، كشف الغمة عن جميع الأمة للشعرانیؒ، كنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال لعلی متقی الهندیؒ، كنوز الحقائق فی حديث خير الخلائق للمناویؒ، جمع الفوائد للزبيدیؒ، شرح رموز الأحاديث لضياء الدين الكمشحانویؒ، آثار السنن للنيمویؒ، إعلاء السنن لظفر أحمد تهانویؒ، ذخائر المواريث للنابلسیؒ، عمل اليوم والليلة، لطائف المعارف لابن رجبؒ، الحصن الحصين للجزریؒ، علل الحديث لابن أبی حاتمؒ، تأويل مختلف الحديث لابن قتيبةؒ، المقاصد الحسنة للسخاویؒ، كشف الخفاء للعجلونیؒ، الفوائد المجموعة فی الأحاديث الموضوعة للشوكانیؒ، اللآلی المصنوعة فی الأحاديث الموضوعة للسيوطیؒ، كتاب الموضوعات لابن الجوزیؒ، التعقبات علی الموضوعات للسيوطیؒ، تذكرة الموضوعات لطاهر فتنیؒ، الموضوعات الكبير لملا علی قاریؒ، تنزيه الشريعة المرفوعة للكنانیؒ، أسنی المطالب لابن درويشؒ وغيرها۔

لغاتِ حدیث میں جو کتابیں مولانا کے مطالعہ میں آئیں، وہ یہ ہیں:

النهاية للجزریؒ، الفائق للزمخشریؒ، مجمع البحار لطاهر فتنیؒ اور اسماء الرجال کی ان سب کتابوں کا مولانا نے مطالعہ فرمایا جو مطبوعہ شکل میں عام طور سے دستیاب تھیں، مثلاً امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی التاريخ الكبير اور كتاب الضعفاء الصغير، ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ کی كتاب الجرح والتعديل، ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ کی الطبقات الكبری، علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی تذكرة الحفاظ اور اس کے تین ذیل نیز ميزان الاعتدال، المشتبه فی الرجال، سير أعلام النبلاء، تجريد أسماء الصحابةؓ، رسالة فی الرواة الثقات المتكلم فيها، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی تهذيب التهذيب، لسان الميزان، تعجيل المنفعة، تقريب التهذيب نیز الإصابة فی تمييز الصحابةؓ اور طبقات المدلسين، علامہ الخزرجی رحمۃ اللہ علیہ کی خلاصة تذهيب الكمال، ابن القیسرانی رحمۃ اللہ علیہ کی الجمع بين رجال الصحيحين، طاہر پٹنی رحمۃ اللہ علیہ کی المغنی فی أسماء الرجال، ابوتراب شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی كشف الأستار عن رجال معانی الآثار، عبدالوہاب مدراسی رحمۃ اللہ علیہ کی كشف الأحوال فی نقد الرجال، الجرانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب قرة العين فی ضبط أسماء رجال الصحيحين، دولابی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الكنٰی والأسماء، علامہ ازدی رحمۃ اللہ علیہ کی المؤتلف والمختلف اور کتاب مشتبة النسبة، جمال الدین الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ کی الجرح والتعديل، مولانا عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کی الرفع والتكميل، امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی الأسماء والصفات، ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ کی الاستيعاب، ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ کی أسد الغابة، ابوعمر الکشی رحمۃ اللہ علیہ کی معرفة الرجال،

حافظ برہان الدین رحمۃ اللہ علیہ کی التبیین لأسماء المدلسین اور الاغتباط بمن رمی بالاختلاط، محب طبری رحمۃ اللہ علیہ کی الریاض النضرۃ، علامہ بلاذری رحمۃ اللہ علیہ کی أنساب الأشراف اور سمعانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الأنساب، وغیرھا من الکتب۔'' (خصوصی نمبر،ص:۴۱۳تا۴۱۵)

حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا ترمذی پر تخریج احادیث کانمونہ

حضرتؒ نے ''أبواب الطھور '' کے پہلے باب کی حدیث خود تخریج فرمائی اور حضرتؒ اسی طرز پر پوری کتاب پر کام کروانا چاہتے تھے۔

باب لاتُقبل صلوۃ بغیر طھور

اس باب میں تین حدیثوں کا حوالہ دیا گیا ہے:

۱-حدیث أبی الملیح عن أبیہ ، نسائیؒ اور ابوداوٗدؒ نے ''باب فرض الوضوء '' میں اور ابن ماجہؒ نے ''باب لاتقبل صلوۃ بغیر طھور '' میں۔

۲-حدیث أبی ھریرۃؓ،صحیح بخاری ''باب لاتقبل صلوۃ بغیر طھور '' میں۔

۳-حدیث انسؓ ، ابن ماجہؒ نے باب مذکور ہی میں،اس لیے ہیثمیؒ کا اُسے ''مجمع الزوائد'' میں ذکر کرنا درست نہیں، لکھتے ہیں اس باب میں مندرجہ ذیل احادیث بھی موجود ہیں:

۱-حدیث أبی بکرۃؓ، ابن ماجہ میں۔

۲-حدیث أبی سعیدؓ،طبرانی اوسط اور بزار میں۔اس میں عبیداللہ بن یزید القیر وانی ہے۔

۳-حدیث ابن مسعودؓ،طبرانی کبیر میں۔اس میں عبادہ بن احمد عزرمی متروک راوی ہے۔

۴-حدیث عمران بن الحصینؓ ، طبرانی کبیر میں۔ہیثمیؒ کہتے ہیں:اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

۵-حدیث أبی سبرۃ، طبرانی کبیر میں۔اس میں یحییٰ بن یزید بن عبداللہ بن انیس ہے جو ہیثمیؒ کے یہاں غیر معروف ہے۔

۶-حدیث أبی الدرداءؓ،طبرانی کبیر میں۔ہیثمیؒ کہتے ہیں:اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۷-حدیث ابن سبرۃ عن أبیہ عن جدہ، طبرانی اوسط میں۔

۸-حدیث جدۃ رباح بن عبد الرحمٰن ، مسند احمد میں۔اس کی سند میں ابوثفال ہے اور بقول امام بخاریؒ جس کی احادیث قابل نظر ہیں۔(ملاحظہ ہو:''مجمع الزوائد'')

۹-حدیث سعد بن عمارۃؓ، طبرانی کبیر میں۔بقول ہیثمیؒ اس میں غیر معروف راوی ہے۔

اس ایک معنی کی احادیث تیرہ صحابیؓ روایت کررہے ہیں،لہٰذا یہ حدیث متواتر ہوگئی اور کتاب اور اجماع سے یہ حکم ثابت ہوگیا۔ (خصوصی نمبر،ص:۲۷۸-۲۷۹)

حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ: ''حدیث کی کسی کتاب کی شرح کرنا اس وقت تک درست نہیں، جب تک شارح حدیث کا حافظ اور الفاظ وطرق سے واقف نہ ہو۔'' حقیقت یہ ہے کہ جب کسی عالم اور محدث کے سامنے کسی حدیث کے تمام رواۃ یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آجائیں گے اور حدیث کا درجہ تواتر، شہرت وغیرہ کے اعتبار سے معلوم ہوجائے گا تو یہ ان لوگوں کی تردید کے لیے نہایت وزنی دلیل ہوگی جو اخبار احادیث کے منکر ہیں یا احادیث میں غلط تاویلات کا سہارا لیتے ہیں، خاص طور سے ہمارے پرآشوب اور پرفتن دور میں جس میں انکارِ حدیث اور تاویلاتِ باطلہ وفاسدہ مفسدین وزائغین کا شیوہ بن گیا ہے۔

جامع ترمذی کی شرح کے دوران حضرت شیخ نے ''ما فی الباب'' کی احادیث کی تخریج کا عزم کیا اور بروز دوشنبہ ۷؍رجب ۱۳۶۴ھ کو اس کام کی ابتدا کی۔ چنانچہ حضرت شیخ نے ''**أبواب العیدین**'' کے ۵۲ (باون) باب، ''**أبواب الزکوٰۃ**'' کے ۳۸ (اڑتیس) اور ''**أبواب الصوم**'' کے ۳۲ (بتیس) ابواب کی تخریج فرمائی، ذیل میں بطور نمونہ ایک باب ذکر کیا جاتا ہے۔

''باب المشی یوم العید''

اس میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کسی حدیث کا حوالہ نہیں دیا، حالانکہ اس باب میں مندرجہ ذیل حدیثیں پائی جاتی ہیں:

۱- حدیث سعد القرظؓ، ابن ماجة (ص:۹۳) باب ماجاء فی الخروج یوم العید ماشیًا۔

۲- حدیث ابن عمرؓ، ابن ماجة (ص:۹۳) باب ماجاء فی الخروج یوم العید ماشیًا۔

۳- حدیث أبی رافعؓ، ابن ماجة (ص:۹۳) باب ماجاء فی الخروج یوم العید ماشیًا۔

لیکن سب کی سند ضعیف ہے۔

عید اور جنازہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سواری پر سوار نہ ہونے کے بارے میں جو روایت آتی ہے، اگرچہ اس کو ابن قدامہؒ وغیرہ نے ذکر کیا ہے، لیکن وہ بے اصل ہے۔ (ملاحظہ ہو: التلخیص الحبیر، ص:۱۴۴)

۴- **حدیث سعد بن أبی وقاصؓ**، بزارؒ نے تخریج کی ہے، لیکن اس میں خالد بن الیاس متروک راوی ہے۔ (ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد، ج:۲، ص:۲۰۱- خصوصی نمبر، ص:۲۷۴-۲۷۶)

افسوس کہ یہ کام حضرت نور اللہ مرقدہٗ کی شدید خواہش کے باوجود مکمل نہ ہوسکا۔ حضرتؒ نے پہلے حضرت مفتی ولی حسن رحمۃ اللہ علیہ سے اس کی تکمیل کی درخواست فرمائی اور ان کے بعد ڈاکٹر حبیب اللہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کو سپرد فرمایا، انہوں نے بہت محنت اور جانفشانی سے اس کو شروع فرمایا، مگر افسوس کہ اس کی تکمیل سے قبل ہی شہید کردیے گئے۔ إنا للّٰہ وإنا إلیه راجعون۔

☆☆☆